82011 ـ حصص میں شرکت کے لیے قرض حاصل کرنا

سوال

حصص میں شراکت کرنے کے لیے قرض حاصل کرنے والے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انسان کو قرضہ لینے میں وسعت اختیار نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اسے چاہیے کہ بغیر کسی ضرورت اور حاجت کے قرضہ نہ لے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے پناہ مانگا کرتے تھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں درج ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ "

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گناہ سے اور قرض سے "

تو ایك کہنے والے نے عرض کیا:

آپ قرض سے اتنی کثرت کے ساتھ پناہ کیوں مانگتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے (یعنی جب قرض لیتا ہے) تو بات چیت میں جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (833).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کے لیے بھی دعا کیا کرتے تھے:

آپ کی دعاء میں یہ دعا شامل تھی:

" اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ

وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنْ الْفَقْرِ "

اے اللہ آسمان و زمین کے پروردگار، اور عرش عظیم کے مالك، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اور توراۃ اور انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے، میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے تیرے ورے کوئی چیز نہیں، ہم سے قرض ادا کردے، اور ہمیں فقر و فاقہ سے غنی کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4888).

اور قرض اتنی خطرناك چیز ہے کہ معرکہ میں فی سبیل اللہ شہید ہونے والے شخص کا بھی قرض معاف نہیں ہوتا.

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" شہید کے لیے قرض کے علاوہ باقی ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1886).

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے محمد بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارك آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی اور فرمانے لگے:

سبحان اللہ! کتنی سختی اور تشدید نازل کی گئی ہے ؟

تو ہم خاموش رہے اور سہم گئے، اور جب دوسرے دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی سختی اور شدت تھی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر اسے زندہ کیا جائے، پھر قتل کر دیا جائے، اور پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل کر دیا جائے، اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا، حتی کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے"

سنن نسائی حدیث نمبر (4605) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (4367) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ان اور اس کے علاوہ دوسرے دلائل کی بنا پر انسان کو چاہیے کہ وہ قرض کے حصول میں وسعت اختیار نہ کرے، اور وہ ضرورت اور ضرورت کے بغیر بھی قرض لیتا پھرے، یا پھر تجارت میں شامل ہونے کے لیے بہت بڑی رقم بطور قرض لیتا پھرے، اور اسے علم بھی نہ ہو کہ آیا وہ اس تجارت میں کامیاب ہوگا یا نہیں، اور اس کا تصرف کیا ہو گا ؟ اور اتنی بڑی رقم کی اپنی تنخواہ سے ادائیگی کس طرح کریگا جو اس کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں ہے؟!

اس لیے عقلمند شخص اتنے پر ہی کفائت کر لیتا ہے جو اللہ تعالی نے اسے رزق حلال دیا ہے، اور وہ ایسے شخص کو نہیں دیکھتا جو دنیاوی امور اور مال میں اس سے بڑھ کر اور اوپر ہے، بلکہ وہ تو اپنے سے نیچے اور کم مال والے شخص کی طرف دھیان دیتا ہے، اگر اس کی تنخواہ کافی نہیں ہوتی تو وہ کوئی اور کام تلاش کر لے، اللہ تعالی اسے اتنی روزی دیگا جو اس کے لیے کافی ہوگی.

لیکن وہ خیالی پلاؤ پلا کر اتنا قرض حاصل کر لے جس کی ادائیگی سے ہی قاصر ہو تو اسے ایسا کرنا زیب نہیں دیتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کمپنیوں کے ساتھ شراکت کرنے، اور حصص کی خریداری کے لیے قرض حاصل کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" کمپینوں میں حصص کی شراکت کرنے میں نظر ہے، کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ وہ لوگ اپنے پیسے اجنبی بنکوں یا اجنبی بنکوں کے مشابہ بنکوں میں رکھ کر اس پر نفع لیتے ہیں، اور یہ سود میں سے ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر ان میں حصص رکھنا حرام، اور کبیرہ گناہوں میں سے ایك کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ سود کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے.

لیکن اگر وہ اس سے خالی ہو، اور اس میں اور کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جائے تو اس میں حصص رکھنا حلال ہے.

اور ان حصص میں لگانے کے لیے کسی شخص کا قرض حاصل کرنا سراسر بے وقوفی ہے، چاہے وہ اس کے لیے شرعی طریقہ سے قرض حاصل کرے مثلا قرض، یا صریحا سودی طریقہ پر، یا کسی حیلہ کے ساتھ سودی طریقہ سے جس میں وہ اپنے پروردگار اور مومنوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے، کیونکہ اسے تو یہ علم ہی نہیں کہ آیا وہ اس کی ادائیگی بھی کر سکے گا یا نہیں، تو پھر وہ اپنی ذمہ کو اس قرض میں کیسے مشغول کر رہا ہے.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ:

اور ان لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، یہاں تك كہ اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے .

یہاں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی راہنمائی کرتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ وہ قرض لے لیں، حالانکہ انہیں نکاح اور شادی کرنے کے لیے مال کی ضرورت بھی ہے جو کہ مال زیادہ کرنے سے بھی زیادہ سخت ضرورت ہے.

اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نکاح کی استطاعت نہ رکھتے والے کی بھی اس طرف راہنمائی نہیں کہ وہ قرض لے لے اور نہ ہی مہر کے لیے لوہے کی انگوٹھی بھی نہ رکھنے والے شخص کی قرض حاصل کرنے کی طرف راہنمائی کی.

اور جب یہ مسئلہ ہے تو پھر یہ اس کی دلیل ہے کہ شارع نے یہ واجب اور ضروری نہیں کیا کہ آدمی اپنا ذمہ قرضہ میں پھنسا کر رکھے، اس لیے عقل مند شخص کو اپنے دین اور اپنی شہرت میں زیادتی اور خرابی کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 195).

واللہ اعلم .